جسے مدتوں تک فراموش نہیں کیا جا سکے گا۔ لیکن اس موقع پر اہل حدیث مکتب فکر کے قائدین علماء اور کارکنوں نے جس تحمل بردباری اور صبر کا مظاہرہ کیا ہے۔ اس پر ہم ان کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔ ان کی اس مثبت سوچ نے دشمن کے تمام عزائم کو پیوند خاک کر دیا ہے۔ مشتعل ہونے کی بجائے بلند حوصلہ سے کام لیا اور نہایت سنجیدگی اور متانت کے ساتھ معاملہ کو حل کرنے کی کوشش کی ہے اور اصل مجرموں تک پہنچنے کے لئے ہر ممکن تعاون کیا ہے اور مذہبی دنگا فساد سے اجتناب کیا۔ کیونکہ یہ وطن اب مزید ہنگاموں کا متحمل نہیں ہے۔

لیکن ہم یہاں یہ بھی باور کرا دیں کہ اہلحدیث حضرات کی اس خاموشی اور مصلحانہ کوششوں کو انکی بزدلی اور کمزوری نہ سمجھا جائے۔ حالانکہ یہ بات اب راز نہیں رہی کہ اس سانحہ کے پیچھے کس تحریک کے ہاتھ ہیں؟

اب تو حکومت سندھ کی آزمائش کا وقت ہے۔ دیکھنا یہ ہے کہ وہ مجرموں کے ساتھ کیا سلوک کرتے ہیں اور انہیں قرار واقعی سزا دینے میں کتنی دلچسپی لیتے ہیں۔ ہمیں امید ہے کہ مزید کسی سانحہ سے بچنے کے لئے حکومت اصل قاتلوں کو فوراً گرفتار کرے گی اور تمام حقائق منظر عام پر لائے گی اور مجرموں کو کیفر کردار تک پہنچانے میں کسی مصلحت کی شکار نہیں ہوگی۔ تاکہ آئندہ ایسے واقعات نہ دھرائے جائیں۔ ہم یہاں تمام قائدین سے بھی گذارش کریں گے کہ وہ اس سانحہ کی صرف زبانی مذمت پر اکتفا نہ کریں بلکہ جلد از جلد اصل حقائق کو بے نقاب کرنے کے لئے حکومت پر دباؤ ڈالیں اور مجرموں کو سزا دلوائیں تاکہ انصاف کا بول بالا ہو سکے۔

ہم ان دہشت گرد تنظیموں اور انتہا پسند مذہبی پیشواؤں کی شدید مذمت کرتے ہیں اور خاص کر ان دونوں علماء کی رحلت پر اپنے کرب اور دکھ کا اظہار کرتے ہیں اور انکی بلندی درجات کے لئے دعاگو ہیں اور حکومت سے پرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ ایسی تمام تنظیموں پر پابندی لگائیں جو وطن عزیز میں مذہبی منافرت پھیلاتے اور اشتعال انگیز نعرے دیواروں پر لکھتے ہیں تاکہ یہ وطن امن کا گہوارہ نہ بن سکے اور ان کے ذمہ داران کو سخت سزائیں دے۔

قاری نعیم احمد کو (الجبیل) سعودی عرب میں شہید کر دیا گیا

پاکستانی قاتل آلہ قتل سمیت پولیس اسٹیشن پہنچ گیا

نہایت دکھ اور کرب کے ساتھ یہ خبر دی جا رہی ہے کہ ممتاز عالم دین 'معروف قاری' جامعہ سلفیہ اور مدینہ یونیورسٹی کے فاضل جامعہ ام القریٰ مکہ مکرمہ کے سابق استاذ اور بحریہ سکول الجبیل سعودی عرب کے حالیہ مدرس جناب قاری نعیم احمد (اکال گڑھی) کو بتاریخ 26 ستمبر بروز اتوار سہ پہر چار بجے ایک سفاک پاکستانی نے بڑی بے دردی سے قتل کر دیا اور خود آلہ قتل سمیت پولیس اسٹیشن پہنچ گیا۔ قاتل مہمان بن کر قاری صاحب کے گھر آیا اور باتوں میں لگا کر اچانک خنجر سے حملہ کر دیا۔ جس سے آپ شدید زخمی ہوئے اور موقعہ پر دم توڑ گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

قاری نعیم احمد ہر دلعزیز تھے 'نہایت کم گو اور بہت ملنسار تھے۔ انتہائی متدین اور شریف الطبع انسان تھے۔ اعلیٰ اخلاق کے مالک تھے۔ مکہ مکرمہ میں تدریس کے دوران آنے جانے والے تمام علمائے کرام کی میزبانی فرماتے۔ بہت ہمدرد اور مخلص انسان تھے۔ آپ کی شہادت سے ہم ایک مخلص اور بے لوث ساتھی سے محروم ہوئے ہیں۔

ان کی اچانک رحلت پر تمام اساتذہ اور طلبہ بے حد افسردہ ہیں اور دعاگو ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے اور تمام لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔

آپ نے اپنے پیچھے چار بیٹیاں ایک بیٹا اور بیوہ کے علاوہ لاتعداد دوست واحباب کو سوگوار چھوڑا ہے۔ ان کے والد حاجی عبدالستار سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں اور ان کی صحت اور صبر کی دعا کرتے ہیں۔ (تفصیلات آئندہ شمارہ میں)

فلسفہ حیات

جس فرد یا قوم کو مصیبتوں اور ناکامیابیوں کے عالم میں مایوس دیکھو۔ یقین کرو کہ اس کا آخری دن آگیا۔ مصیبتیں تو اس لئے تھیں تاکہ غفلت کو شکست اور ہمت کو تقویت ہو۔ لیکن جو لوگ اللہ کی رحمت سے مایوس ہو جاتے ہیں۔ دنیا کے اعمال و تدابیر کا دروازہ اپنے اوپر بند کر لیتے ہیں اور یہ سمجھ لیتے ہیں کہ اب ہمارے لئے دنیا میں کچھ نہیں رہا۔ وہ تو خود اپنے لئے زندگی کے بدلے موت کو پسند کرتے ہیں۔ پھر دنیا کی کامیابی زندگی کو لڑ کر لینے والوں کے لئے ہے۔ مٹ جانے کے متلاشیوں کے لئے نہیں ہے۔ (مقالات الہلال ص ۱۷۱)